روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 14 ستمبر 2013ء 7 ذیقعد 1434 ہجری 14 تبوک 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 210

قرآن کا راستہ

حضرت علیؓ فرماتے ہیں:۔

تمہارے منہ قرآن کے لئے راستوں کی طرح ہیں (یعنی جس طرح لوگ راستوں پر چلتے ہیں اسی طرح قرآن منہ سے رواں ہوتا ہے) اس لئے اپنے مونہوں کومسواک کے ذریعہ پاک صاف رکھا کرو۔

(سنن ابن ماجه كتاب الطهارة باب السواك حديث نمبر 287)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یوں تو قرآن کریم کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے لا انتہا مرتبہ اپنے ایمان کا ایک سرور اور ذوق کے ساتھ اظہار فرمایا۔ آپ کی خوشی اور مسرت اسی پاک کتاب کی تعلیم وتدریس اور اشاعت میں تھی مگر 1910ء کے سالانہ جلسہ پر آپ نے ایک تقریر کے دوران میں خصوصیت سے اس کا ذکر فرمایا۔

میں نے وید کو سنا ہے اور احتیاط سے سنا ہے۔ اتھرو کے سوا تینوں وید سنے ہیں۔ اوستا۔ ژند اور دساتیر کو پڑھا ہے اور سنا ہے۔ گاتھ جو مجوسیوں کی کتاب ہے اسے بھی احتیاط سے سنا ہے۔ پھر اس کے بعد میں نے قرآن کریم کو پڑھا ہے۔ تمہیں تعجب ہوگا کہ جب فطرت سے قرآن سے محبت ہوئی تو شیعوں کی کتابیں بھی پڑھی ہیں۔ ایک کتاب چار سو روپیہ کو آتی ہے۔ نام عربی میں ہے میرے دل میں ہے کہ اسے بھی منگوا کر پڑھوں۔ میں نے ان کی مستند اور معتبر کتابوں کو منگوایا اور پڑھا ہے اور میرے پاس وہ ہیں۔ میرے نزدیک ان کی یہ کتابیں معتبر معلوم ہوتی ہیں چار ان کی مسلم ہیں۔ کافی ہے تہذیب ہے۔ استبصار اور من لایحضر۔ مجمع البیان طبری اور نہج البلاغۃ جناب امیر کے خطبات ہیں۔ ان کے مدمقابل خوارج ہیں۔ ان کی کتابیں بھی پڑھی ہیں۔ ایک 93 جلد میں ہے اور میرے پاس ہے غرض ان کتابوں کو اس وسعت سے دیکھا ہے۔ پھر سنیوں میں مذاہب اربعہ۔ صوفیوں اور محدثین کا مذہب پڑھا ہے اور ان سب کو پڑھ لینے کے بعد میں ایماناً کہتا ہوں اور کھول کر کہتا ہوں اور یہ اس لئے کہ میں نہیں جانتا کہ آئندہ ہم میں سے کون ہوگا کون نہیں۔ مجھے کچھ کہنے اور تمہیں کچھ سننے کا موقع ملے یا نہیں۔ اس لئے سنو اور غور سے سنو کہ اس تحقیقات اور تجربہ کے بعد میں علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ قرآن کریم جیسی کوئی نعمت اور کتاب نہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کی کامل کتاب ہے اور تمام اختلافات مٹانے کا کامل ذریعہ ہے اور وہ خود اختلافات کا باعث نہیں۔ اس کے ساتھ ہی میں اس شہادت کو بھی علیٰ وجہ البصیرۃ کہتا ہوں کہ بعد کتاب اللہ بخاری جیسی بھی کوئی کتاب نہیں۔

(الحکم 28 جون 1936ء)

حضرت مرزا عبدالحق صاحب پر ماہنامہ انصاراللہ کا خصوصی نمبر

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے

عرض ہے کہ مجلس انصاراللہ پاکستان حضرت مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ پر ماہنامہ انصاراللہ کا خصوصی نمبر شائع کر رہی ہے۔ براہ کرم حضرت مرزا صاحب کی سیرت واخلاق، خدمات سلسلہ، بطور امیر ووکیل خدمات، ایمان وعرفان پر مشتمل پُرتاثیر مستند واقعات، مشاہدات نیز مجلس مشاورت میں دیرینہ خدمات پر مشتمل اپنے تاثرات ارسال کر کے ممنون فرماویں۔

پتہ برائے رابطہ: دفتر ماہنامہ انصاراللہ پاکستان ربوہ

فیکس: 92-47-6214631

فون: 92-47-6212982

موبائل: 92-0333-4898348

ansaraullahpakistan@gmail.com

(قیادت اشاعت مجلس انصاراللہ پاکستان)

داخلہ تھرڈ ائیر

(نصرت جہاں گرلز کالج ربوہ)

1۔ تھرڈ ائیر کے نئے داخلہ جات کیلئے داخلہ فارم پنجاب بورڈ کا رزلٹ آنے کے چار دن بعد تک جمع کئے جائیں گے۔

2۔ ٹیسٹ اور انٹرویو کیلئے ڈیٹ شیٹ رزلٹ اناؤنس ہونے کے بعد آویزاں کر دی جائے گی۔

3۔ داخلہ کے سلسلے میں کسی بھی معلومات کیلئے کالج نوٹس بورڈ کو پڑھ لیں جس میں ٹیسٹ کے لئے سلیبس بھی آویزاں کیا جائے گا۔

(پرنسپل نصرت جہاں گرلز کالج ربوہ)

مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال و جواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

ان جوابات کے سوالات مورخہ 31۔اگست 2013ء کے روزنامہ الفضل میں شائع ہوچکے ہیں

سوال وجواب خطبہ جمعہ

9/اگست 2013ء

س:حضور انور نے یہ خطبہ کہاں ارشاد فرمایا؟

ج: آپ نے یہ خطبہ بیت الفتوح لندن میں ارشاد فرمایا۔

س: اس خطبہ میں بیان فرمودہ دو اہم باتیں کن امور پر روشنی ڈالتی ہیں؟

ج: فرمایا! دو اہم باتیں جو معاشرے کے حقوق ادا کرنے، معاشرے سے فتنہ وفساد ختم کرنے، امن وسلامتی پھیلانے، عدل وانصاف قائم کرنے اور اپنے دلوں کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے تابع کرنے اور اپنے عہدوں کو پورا کرنے کے بارے میں روشنی ڈالتی ہیں۔

س: ایک امریکن نے جمعہ کے دن پر کیا اعتراض کیا اور جماعت نے اس کے ردّعمل میں کیا حکمت عملی اختیار کی؟

ج: فرمایا! ایک امریکن نے لکھا کہ (دین حق) میں جمعہ کا دن نعوذ باللہ فساد کا دن ہے۔ جماعت نے اس اخبار یا جہاں بھی لکھا گیا تھا ان سے رابطہ کیا اور (دین حق) کی خوبصورتی کے بارے میں ہمارے ایک نوجوان نے بڑا اچھا مضمون لکھا ہے۔ ان کو میں نے کہا ہے وہاں اس طرح مضامین لکھیں دلائل اور براہین سے دشمن کا منہ بھی بند کریں۔

س: ایک عیسائی سکالر نے ڈیلی ٹیلیگراف میں لکھے گئے اپنے ایک مضمون میں کیا تحریر کیا؟

ج: انہوں نے ڈیلی ٹیلیگراف میں مضمون لکھا جس میں (دین حق) اور مسلمانوں کی تعریف کی اور ایتھ ازم کے خلاف اور یہاں جو قومیت پسند تنظیمیں ہیں ان کے خلاف باتیں کیں۔

س: آج کل مذہب اور دین حق پر اعتراض کرنے والے زیادہ تر کون لوگ ہیں؟

ج: آجکل مذہب اور (دین حق) پر اعتراض کرنے والے زیادہ تر وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کے وجود سے منکر ہیں۔

س: (دین حق) کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں کس طرح پھیلایا جاسکتا ہے؟

ج: زمانے کے امام سے جڑ کر احمدی ہی (دین حق) کی حقیقی تعلیم کو سمجھنے والے اور اس کو دنیا میں پھیلانے والے ہیں اور ہونے چاہئیں اور یہ کام قرآن کریم کی تعلیم اور احکامات پر عمل کرنے سے ہی ہوسکتا ہے۔

س:حضور انور نے گواہوں کے بارے میں کون سی الٰہی تعلیم کا تذکرہ فرمایا؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''اور جب تم کوئی بات کرو تو انصاف کی بات کرو چاہے وہ شخص کتنا ہی قریبی ہے جس کے متعلق بات کی جارہی ہے۔'' (الانعام:153)

س:حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے ارشاد کی روشنی میں عدل وانصاف کو قائم کرنے کا کیا ذریعہ بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ''حق اور انصاف پر قائم ہوجاؤ اور چاہئے کہ ہر ایک گواہی تمہاری خدا کے لئے ہو۔''

س: حضرت مسیح موعود نے تمام قویٰ کا بادشاہ کس وصف کو قرار دیا؟

ج: فرمایا ''تمام قویٰ کا بادشاہ انصاف ہے اگر یہ قوت انسان میں مفقود ہے تو پھر سب سے محروم ہونا پڑتا ہے۔''

س: حدیث کی روشنی میں جھوٹی گواہی دینے والے کا انجام حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

ج: آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ''اگر کوئی غلط بیان دے کر میرے سے بھی غلط فیصلہ کرواتا ہے تو ایسا ہی ہے جیسا میں اسے آگ کا ٹکڑا دلوا رہا ہوں۔'' پس جھوٹے بیان اور جھوٹی گواہیاں دے کر آگ کے ٹکڑے حاصل کرنے سے ہر ایک کو بچنا چاہئے۔

س: آنحضرتؐ نے دو بھائیوں کی جائیداد کا کیا فیصلہ فرمایا اور حضور انور نے اس فیصلے سے کیا استنباط فرمایا؟

ج: یہ آگ کا گولہ لینے والی جو حدیث ہے اس میں بھی دو بھائیوں کی جائیداد کا ذکر ہے جو آنحضرتؐ کی خدمت میں پیش ہوئے اور آنحضرتؐ نے ان کو یہی فرمایا کہ چرب زبان اگر ہے کوئی تو وہ میرے سے فیصلہ کروالے گا لیکن یہ آگ کا گولہ ہے جو تمہیں میں دوں گا اور قیامت کے دن یہی پھندہ بنے گا۔ اس پر دونوں بھائیوں نے چیخ ماری اور رونا شروع کر دیا اور یہ کہا کہ ہم کچھ نہیں لیتے اپنا حق چھوڑتے ہیں اور دوسرے کو دیتے ہیں۔

س: حضور انور نے منتخب شدہ عہدیداران کے کیا فرائض بیان فرمائے نیز انہیں کیا نصائح فرمائیں؟

ج: عہدہ بھی ایک انعام ہے اس کی قدر کرنی چاہئے۔احباب جماعت سے سلوک میں، ان کے معاملات کو حل کرنے میں، ان کی تربیت پر توجہ دینے میں، جماعت کے مقاصد کے حصول کے لئے پروگرام بنانے میں، ان سب باتوں میں انصاف سے کام لیں اور محنت کریں۔ محنت سے کام کرنے کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ جماعت کا مفاد ہر ذاتی مفاد سے بالا ہونا چاہئے، اس پر حاوی ہونا چاہئے۔

س:حضور انور نے قوام کا کیا مطلب بیان فرمایا؟

ج: قوام کا مطلب ہے کہ جو اپنا کام انتہائی احسن طریق پر بغیر نقص کے اور مستقل مزاجی سے کرتا چلا جائے۔

س:حضور انور نے انصاف کا کیا معیار بیان فرمایا؟

ج: انصاف کا معیار صرف بیوی اور رشتہ داروں سے انصاف کرنا نہیں، اپنے ساتھ کاروبار کرنے والوں کے ساتھ انصاف کرنا نہیں، اپنے افسروں اور ماتحتوں کے ساتھ، کے لئے نیک خیالات اور ان سے حسن سلوک کرنا اور انصاف کرنا نہیں بلکہ انصاف کا معیار اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کے ساتھ انصاف کرنا رکھا ہے کیونکہ حقیقی تقویٰ اسی وقت حاصل ہوتا ہے جب دشمن سے بھی عدل اور انصاف کا سلوک کیا جائے۔

س: سورۃ المائدہ آیت 9 کے تحت حضور انور نے دشمنوں سے عدل وانصاف کے متعلق حضرت مسیح موعود کا کون سا اقتباس پیش فرمایا؟

ج: فرمایا! قرآنی تعلیم میں جانی دشمنوں کے حقوق کو بھی ضائع نہیں کیا گیا اور انصاف اور راستی کے لئے وصیت کی۔ کیونکہ جو شخص اپنے جانی دشمن سے عدل کرے گا اور سچائی اور انصاف سے درگزر نہیں کرے گا۔ وہی ہے جو سچی محبت بھی کرتا ہے۔'' (نور القرآن 2 روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 410-409)

س: عہدوں کو پورا کرنے کے متعلق حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ ہمیں حکم دیتا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ کے عہدوں کو پورا کرو۔'' (الانعام:153) تمام احکامات پر عمل انسان کی اخلاقی اور دینی خوبصورتی کے لئے ضروری ہے۔

س: ایک احمدی کا بڑا عہد کیا ہے؟

ج: فرمایا! سب سے بڑا عہد جو خدا تعالیٰ سے ایک مومن کا ہے، ایک احمدی کا ہے وہ عہد بیعت ہے۔ اگر اس عہد کی حقیقت کو ہم سمجھ لیں تو خود بخود تمام احکام پر عمل اور نیکیاں کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوجائے گی۔

س:حضور انور نے شرائط بیعت میں کئے گئے عہد کے متعلق مختصراً کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! پھر یہ کہ نمازوں کی پابندی، درود اور استغفار پر زور اور باقاعدگی ہو۔ اپنے پر اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرنا اور اس بات پر اس کی حمد کرنا ......اور پھر فرمایا کسی کو کسی قسم کی تکلیف نہ دینا پھر خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کا تعلق اور کبھی شکوہ نہ کرنا۔ جب اللہ تعالیٰ انعامات دیتا ہے تو اس کا شکرگزار رہنا اور دنیا کی رسوم سے اپنے آپ کو آزاد کروا کر ہر قسم کی ہوا وہوس سے اپنے آپ کو بچا کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات پر عمل کرنا، تکبر اور بڑائی چھوڑ کر عاجزی اور انکساری کو اختیار کرنا، (دین حق) کی عزت کو اپنی جان، مال اور اولاد سے بڑھ کر عزیز رکھنا، مخلوق کی ہمدردی اور انسانیت کو فائدہ پہنچانے کیلئے اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ کوشش کرنا، خدمت خلق کا جذبہ بہت زیادہ ہونا چاہئے اور پھر یہ فرمایا کہ آپ سے یعنی حضرت مسیح موعود سے محبت اور آپ کی اطاعت کا غیر معمولی نمونہ قائم کرنا اور کسی چیز کو اس کے مقابلے پر اہمیت نہ دینا۔

س:حضور انور نے عہدوں کو پورا نہ کرنے کا کیا انجام بیان فرمایا ہے؟

ج: فرمایا! یہ نہ سمجھو کہ اگر عہد پورے نہ کئے تو صرف انعامات کے مستحق نہیں ٹھہرو گے بلکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم سے تمہارے عہدوں کے بارے میں پوچھا جائے گا اس میں ہر قسم کے عہد شامل ہیں جو خدا تعالیٰ سے عہد کئے گئے ہیں۔

س:حضور انور نے کس اہم عہد کو پورا کرنے کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی؟

ج: فرمایا! ایک اور اہم عہد ہے جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں جو ہر ملک کا شہری خدا کو گواہ بنا کر یا قرآن کو گواہ بنا کر ملک سے کر رہا ہوتا ہے یا اگر صرف بعض دفعہ ملک کے بادشاہ کے نام پر عہد لے رہا ہوتب بھی ایک ایسا عہد ہے جسے پورا کرنا ضروری ہے جس کا پورا کرنا اور نبھانا ایک احمدی پر فرض ہے۔

س: خاندانوں کے سکون برباد کرنے والی کس برائی کا حضور انور نے خاص طور پر ذکر فرمایا؟

ج: فرمایا! ایک اور برائی کا بھی میں ذکر کرنا چاہتا ہوں جو گھر سے نکل کر دو گھروں بلکہ خاندانوں کے سکون برباد کرنے کا ذریعہ بنتی ہے اور وہ خلع اور طلاق کے موقع پر پہلے بھی اس کا ذکر ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل نہ کرنا ہے اور اپنے عہد کو توڑنا ہے۔ ان رشتوں میں انصاف اور قول سدید کا ذکر ہو چکا ہے پہلے، جس پر اگر عمل ہو تو مسائل آرام سے سلجھ جائیں یا پیدا ہی نہ ہوں۔

س: میاں بیوی کے درمیان مسائل پیدا ہونے پر حضور انور نے قرآنی حکم کی روشنی میں ہماری کیا رہنمائی فرمائی؟

ج: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''اور اگر تم ایک بیوی کو دوسری بیوی کی جگہ تبدیل کرنے کا ارادہ کرو اور تم ان میں سے ایک کو ڈھیروں مال بھی دے چکے ہو تو

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم پروفیسر برہان احمد ناصر صاحب

میرے ابی پروفیسر ڈاکٹر سید سلطان محمود شاہد صاحب

میرے ابی پروفیسر ڈاکٹر سیّد سلطان محمود شاہد صاحب ایک کامیاب زندگی گزار کر 3 مارچ 2013ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

پیارے آقا سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 8 مارچ 2013ء کو ان کا ذکر خیر فرمایا:۔

ابی جی 16۔اکتوبر 1923ء کو اپنے آبائی گاؤں شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوئے۔

ہمارے دادا حضرت سیّد سردار احمد شاہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود تھے اور انہوں نے 1900ء میں پندرہ سال کی عُمر میں بیعت کی تھی۔ تاریخِ احمدیت لاہور میں دادا جان (حضرت سیّد سردار احمد شاہ صاحب) کے حالاتِ زندگی درج ہیں۔ دادا جان کی پیدائش 1885ء میں اپنے ننھیال کے ہاں چوھٹہ مفتی باقر، لاہور میں ہوئی تھی اور انہوں نے میٹرک تک تعلیم بھی اسلامیہ ہائی سکول، شیرانوالہ گیٹ، لاہور سے حاصل کی۔ میٹرک کے بعد دادا جان محکمہ انہار میں ملازم ہو گئے اور ملازمت کا عرصہ شیخوپورہ، لاہور، ساہیوال، ھیڈ مرالہ، ملتان اور گوجرانوالہ میں گزارا۔ 1940ء میں انہوں نے 55 برس کی عمر میں ملازمت سے فراغت حاصل کر لی تھی اور اپنے آبائی گاؤں شاہ مسکین جا کر رہائش اختیار کر لی جہاں پر اُن کی ذاتی 2 مربع زرعی اراضی تھی جبکہ 2 مربع اراضی باقی خاندان کی تھی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ہمارے گاؤں شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ میں احمدیت کا آغاز 1897ء کے لگ بھگ ہو گیا تھا۔ جب دادا جی کے چچا حضرت سیّد رمضان شاہ صاحب نے احمدیت قبول کر لی جبکہ دادا جان کے والد محترم حضرت سیّد فرمان شاہ صاحب حضرت مسیح موعود کے دعویٰ سے قبل ہی 25 سال کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ جب کہ ہمارے دادا جی صرف 40 دن کے تھے۔ حضرت سیّد رمضان شاہ صاحب اور اُن کے بیٹوں نے 1897ء میں بیعت کی تھی۔ بعد میں حضرت سیّد رمضان شاہ صاحب کی بیٹی محترمہ سیّدہ زیب النساء سے دادا جان کی شادی ہوئی۔ اِس طرح شاہ مسکین کو اِس علاقے میں احمدیت کا قدیم ترین مرکز ہونے کا شرف حاصل ہے۔ یہ گاؤں لاہور سے 28 میل کے فاصلے پر لاہور جڑانوالہ روڈ پر قصبہ شرقپور سے آگے واقع ہے اور مین ہائی وے سے دو میل اندر کی جانب ہے۔ احمدیت قبول کرنے سے پہلے سادات خاندان کی نسبت سے ہمارے گاؤں میں ہماری گدی تھی اور پیری مُریدی کا سلسلہ جاری تھا۔ اور ہر سال جولائی کے مہینے میں ہمارے بزرگ حضرت سیّد دیدار شاہ اور حضرت سیّد شاہ مسکین کے مزاروں پر عرس ہوا کرتا تھا۔

احمدیت قبول کرنے کے بعد حضرت مولانا غلام رسول راجیکی کی تحریک پر 1918ء میں شاہ مسکین کے سالانہ عُرس کو سالانہ جلسہ سیرت النبیؐ میں تبدیل کر دیا گیا جو 1918ء سے لے کر 2009ء تک سوائے چند سالوں کے باقاعدگی سے منعقد ہوتا رہا اور اِس جلسہ میں جماعت کے جید علماء حضرت مولانا غلام رسول راجیکی، حضرت مولانا محمد حسین سبز پگڑی والے، حضرت مولانا سیّد احمد علی شاہ صاحب جیسے بزرگ ایک لمبے عرصے تک شامل ہوتے رہے۔ 2010ء سے پاکستان کے حالات کی وجہ سے جلسہ منعقد نہیں ہو سکا۔ اِس جلسہ کے کُل اخراجات بفضل اللہ تعالیٰ ہمارے خاندان کے ذمہ ہوتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دوبارہ اِس جلسہ کے ہونے کے جلد سامان پیدا کر دے۔ (آمین)

یہ امر قابل ذکر ہے کہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع نے 1963ء کے جلسہ شاہ مسکین میں مرکزی نمائندہ کے طور پر شرکت کی تھی۔ اِس طرح قادیان کے سالانہ جلسہ کے بعد غالبًا جلسہ سالانہ شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ کو جماعت کا قدیم ترین جلسہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ شاہ مسکین گاؤں میں صرف ہمارے خاندان کے لوگوں کے گھر اور زرعی اراضی ہے۔ احمدیہ بیت ہے اور ہمارا خاندانی احمدیہ قبرستان جس میں 4 رفقاء حضرت مسیح موعود بھی مدفون ہیں اور بفضل اللہ تعالیٰ اِس علاقے میں ہمارے خاندان کا اچھا اثر و رسوخ ہے۔

دادا جان نے ابی جان کی پیدائش سے پہلے سیّدنا حضرت مصلح موعود کا ایک خطبہ سُنا جس میں آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ جس شخص کے 3 بیٹے ہوں وہ کم از کم ایک بیٹا ضرور وقف کرے۔ دادا جان بتایا کرتے تھے کہ اُس وقت میرے دو بیٹے تھے۔ میں نے نیت کر لی کہ اگر خدا نے مجھے ایک اور بیٹا عطا کیا تو میں اُسے ضرور وقف کروں گا۔ اِس طرح دادا جان نے ابی جان کو پیدائش سے پہلے ہی وقف کر دیا تھا۔

ابی جی نے ابتدائی تعلیم شیخوپورہ، گوجرانوالہ اور لاہور سے حاصل کی۔ جہاں اُس وقت دادا جی کی Posting تھی۔ 1938ء میں ابی جی نے مُسلم ہائی سکول بیرون دہلی گیٹ لاہور سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ اُس کے بعد B.Sc. تک اسلامیہ کالج لاہور میں تعلیم حاصل کی۔ دورانِ تعلیم آپ کالج میں سپورٹس سے وابستہ رہے۔ والی بال کے بہت اچھے کھلاڑی تھے اور جلسہ تقسیم انعامات 1942ء میں بحیثیت کیپٹن والی بال ٹیم، اسلامیہ کالج لاہور جو پنجاب یونیورسٹی کی رنر اپ ٹیم تھی، آپ نے قائد اعظم کے ہاتھوں انعام وصول کیا تھا۔ B.Sc. کرنے کے بعد آپ حضرت مصلح موعود کی خدمت میں پیش ہوئے تو حضور نے اُنہیں مزید تعلیم حاصل کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ آپ علی گڑھ چلے گئے اور مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں ایم۔ ایس۔ سی کیمسٹری میں داخلہ لے لیا۔ 1946ء میں آپ نے ایم ایس سی کیمسٹری کا امتحان پاس کیا اور سیدھے قادیان حضرت مصلح موعود کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور حضور نے بطور لیکچرار کیمسٹری تعلیم الاسلام کالج قادیان میں آپ کا تقرر کر دیا۔ ابھی وہاں گئے آپ کو چند مہینے ہی گزرے تھے کہ پارٹیشن ہو گئی اور جماعت کا اکثر حصہ قادیان سے لاہور ہجرت کر کے آ گیا۔ پارٹیشن کے فوراً بعد تعلیم الاسلام کالج کو لاہور میں دوبارہ شروع کیا گیا اور آپ وہاں مصروفِ کار ہو گئے۔ پھر کالج کو ڈی۔ اے۔ وی کالج کی عمارت مل گئی جہاں تعلیم الاسلام کالج ربوہ منتقل ہونے سے پہلے 1954ء تک کام کرتا رہا۔ جب کالج ربوہ منتقل ہو گیا تو آپ بھی دیگر سٹاف ممبرز کے ساتھ ربوہ شفٹ ہو گئے۔ اِس سے پہلے لاہور میں قیام کے دوران چھ سال تک ابی جی سیکرٹری دعوت الی اللہ جماعت احمدیہ لاہور رہے اور کئی کامیاب جلسہ ہائے سیرت النبی کا اِنعقاد کروایا۔

مئی 1953ء میں ابی جی کی شادی ہماری والدہ مرحومہ محترمہ ثریا جبین صاحبہ بنت میاں ولایت محمد صاحب آف موچی گیٹ لاہور سے ہوئی۔ ہمارے نانا جان میاں ولایت محمد زرعی کالج لائل پور میں Draftsman تھے اور لائل پور کی احمدیہ بیت کا نقشہ نویسی سے لے کر اُس کی تعمیر تک آپ نے بنیادی کردار ادا کیا تھا۔ اُن کے والد محترم میاں محمد صاحب میو سکول آف آرٹس (حال نیشنل کالج آف آرٹس لاہور) سے وابستہ تھے۔

ہماری والدہ مرحومہ ثریا جبین صاحبہ بہت ہی زندہ دل، نفاست پسند، باوقار، اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ چنانچہ خاندان کے اکثر بچوں نے ہمارے گھر رہ کر تعلیم حاصل کی۔ اب جبکہ وہ نسل بھی اُدھیڑ عمر کو پہنچ چکی ہے جو ہمارے گھر ربوہ رہ کر یہاں پڑھتے تھے۔ امی اور ابی کے ذکر پر عقیدت اور محبت سے اُن کی آنکھیں نم ہو جاتی ہیں۔ 15 فروری 1995ء کو ہماری والدہ کی وفات ہوئی اور وہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔ ابی جی اکثر کہا کرتے تھے کہ ثریا نے وقف نبھانے میں میرا بھرپور ساتھ دیا اور اُسی کے تعاون اور حوصلہ افزائی کی وجہ سے میں وقف کو صحیح طور پر نبھا پایا ہوں۔

ابی جی اکتوبر 1956ء میں لندن چلے گئے جہاں آپ نے Beatersea College of Science and Technology یونیورسٹی آف لندن میں آرگینک کیمسٹری میں Ph.D. میں داخلہ لے کر ریسرچ شروع کر دی۔ اِس دوران آپ کی رہائش مشن ہاؤس میں حضرت میاں طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع اور محترمی سیّد میر محمود احمد ناصر صاحب کے ساتھ رہی اور اُن سے بہت اچھا تعلق بنا جو ساری عمر قائم رہا۔ ابی جی کے وہاں ہوتے ہوئے پہلی بار مجلس خدام الاحمدیہ لندن کا انتخاب ہوا اور آپ نے کچھ عرصہ صدر خدام الاحمدیہ اور سیکرٹری مال کے فرائض سرانجام دیئے۔ ستمبر 1958ء تک آپ اپنی Ph.D. مکمل کر چکے تھے۔ مگر پاکستان واپسی مارچ 1959ء میں ہوئی۔ واپسی پر آپ دوبارہ ٹی آئی کالج ربوہ سے بطور پروفیسر آف کیمسٹری وابستہ ہو گئے اور 1963ء تک پڑھاتے رہے۔ 1963ء میں آپ پھر لندن چلے گئے اور ویسٹ فیلڈ کالج جواب کوئین میری (یونیورسٹی آف لنڈن) میں مَرج ہو چکا ہے۔ وہاں پر ایک سال پوسٹ ڈاکٹرل ریسرچ کی اور رائل انسٹی ٹیوٹ آف کیمسٹری کی فیلوشپ حاصل کی۔ 1964ء میں آپ پاکستان واپس آ گئے۔ 1964ء تا 1978ء آپ نے تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں پروفیسر، ہیڈ آف کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ اور بعد میں کچھ عرصہ کے لئے نگران پرنسپل کے فرائض سرانجام دیئے۔ ڈھاکہ میں ہونے والی سائنس کانفرنس میں دوبار شرکت کی۔ آپ کی تصنیف کردہ درسی کتب نے بہت شہرت حاصل کی اور یہ 1974ء تک پنجاب یونیورسٹی کے سلیبس کا حصہ رہیں۔

کالج یونین کے 16 سال تک انچارج رہے۔ ٹی آئی کالج سے تو گویا آپ کو عشق تھا اور وہاں کے طلباء آپ کا عزیز ترین سرمایہ تھے۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ 1946ء سے لے کر 1965ء تک کالج میں رفیق کار رہے۔ ابی بتایا کرتے تھے کہ حضور سب کے ساتھ اُردو بولتے تھے۔ مگر میرے ساتھ بے تکلفی میں پنجابی زبان میں بات کرتے تھے۔ آپ اپنے شاگردوں کو پیار سے بلے کہتے تھے اور بہت سارے شاگردوں نے آپ کی وفات پر مجھے کہا کہ شاہ جی ہمیں پیار سے بلے کہتے تھے۔

ٹی آئی کالج کے حکومتی تحویل میں جانے کے بعد آپ کو دسمبر 1978ء میں گورڈن کالج راولپنڈی ٹرانسفر کر دیا گیا۔ 1984ء کے آغاز میں آپ کو پرنسپل بنا کر گورنمنٹ ڈگری کالج ننکانہ صاحب (شیخوپورہ) ٹرانسفر کر دیا گیا۔ سروس کے آخری تین سال آپ نے وہاں پر گزارے اور بفضل اللہ تعالیٰ وہاں بھی بہت عزت حاصل کی۔ اکتوبر 1986ء میں جب آپ سروس سے ریٹائر ہوئے تو کچھ دنوں بعد گورنمنٹ کالج ننکانہ صاحب کے سب سٹاف ممبران خاص طور پر ابی

سے ملنے ربوہ آئے۔ ابی نے اُنہیں سارے ربوہ کی سیر کروائی۔ پھر سب سٹاف ممبران کو دریائے چناب پر کشتی کی سیر کروائی۔ جس سے سب اساتذہ بہت لطف اندوز ہوئے۔ اور آج 28 سال گزر جانے کے باوجود اُن میں سے کئی پروفیسر حضرات نے بذریعہ فون ابی جی ساتھ تعلق رکھا ہوا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ ننکانہ صاحب کالج میں اُردو کے ایک پروفیسر جنہوں نے حال ہی میں وفات پائی ہے اور جن کا جماعتِ اسلامی سے بہت گہرا تعلق تھا اُنہوں نے میری موجودگی میں کہا کہ ڈاکٹر صاحب مجھے آپ کے باقی لوگوں کا تو اندازہ نہیں کیونکہ میرا کسی سے رابطہ نہیں مگر میں آپ کو سچا مومن سمجھتا ہوں۔

ریٹائرمنٹ سے پہلے اور بعد میں بھی آپ کو ایک ہی شوق تھا کہ میں اپنے احمدی طلباء کے لئے کچھ کروں۔ چنانچہ ربوہ میں ناصر کنڈر گارٹن سکول، ناصر پبلک سکول اور سروس سے فراغت کے بعد 1987ء میں الہدیٰ ماڈل کالج ربوہ بنایا اور اِن اداروں نے ایک عرصہ تک ربوہ کے طلباء کی تعلیمی ضروریات کو پورا کیا۔

خاکسار نے جب گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم اے کرنے کے بعد بطور لیکچرار گورنمنٹ سروس جوائن کی تو مجھے یہی نصیحت کی کہ ہمیشہ اپنے طلباء کا خیال رکھنا اور ان کی عزت کرنا وہ تمہیں بہت عزت دیں گے اور کسی بھی سٹوڈنٹ کو کلاس سے مت نکالنا اور نہ ہی کسی کو Detain ہونے دینا کیونکہ بعض اوقات بچے ناسمجھی میں غلطی کر جاتے ہیں۔ لہٰذا جہاں تک ممکن ہو درگزر سے کام لینا۔ چنانچہ خاکسار نے ہمیشہ ابی کی اس نصیحت پر عمل کرنے کی کوشش کی ہے اور بفضل اللہ تعالیٰ اس کا بہت اچھا اثر دیکھا ہے۔

ابی جی کو اعلیٰ تعلیم کا بہت شوق تھا اور ہر ملنے والے کو یہی نصیحت کرتے کہ .Ph.D کرنے کی کوشش کرو۔ اپنا تعلیمی معیار Maximum بہتر بناؤ۔ چنانچہ ابی کی وفات پر ان کے کئی شاگردوں نے اس امر کا اظہار کیا کہ آج وہ جس مقام پر ہیں اس کے پیچھے شاہ جی کی حوصلہ افزائی کا ہاتھ ہے۔

ابی جی اپنی عائلی زندگی میں بھی بہت کامیاب انسان تھے۔ ہماری والدہ مرحومہ کے ساتھ بہت ہی آئیڈیل انڈرسٹینڈنگ تھی اور ان کی بہت عزت کرتے تھے۔ آپ ایک بہترین بیٹا، بہترین خاوند، اور بہترین باپ تھے اور خاندان والوں کے لئے ایک نہایت ہمدرد راہ نما کی حیثیت رکھتے تھے۔ خاندان میں ہر ایک کا خیال رکھتے۔ چنانچہ ابی کی وفات پر پورے خاندان والے اس بات کا اعتراف کر رہے تھے کہ ابی نے ہر مشکل وقت میں ان کا ساتھ دیا اور ان کی قدم قدم پر راہنمائی کی۔ اتنے شفیق باپ تھے کہ ہمیں کبھی تھپڑ تو درکنار ہاتھ تک نہیں لگایا تھا۔ وہ ہمارے باپ بھی تھے اور بہترین دوست بھی۔ ہمارے راہ نما بھی تھے۔

چنانچہ جب چھوٹا بھائی عزیزم سید نعمان احمد جب ایم۔ ایس۔ سی اپلائیڈ کیمسٹری کر کے امریکہ گیا تو ہمیشہ اسے یہ نصیحت کی کہ آگے پڑھائی کرو۔ چنانچہ جب نعمان نے ایم۔ ایس میں جارج میسن یونیورسٹی میں داخلہ لیا تو ابی بہت خوش تھے اور مجھے بھی ہمیشہ پی ایچ ڈی کرنے کا کہتے۔ ہماری بڑی بہن باجی راشدہ نے بھی پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔ ایس۔ سی کیمسٹری کی ہے۔ جبکہ چھوٹی بہن بشریٰ ناصر نے ایم ایس سی ریاضی تک تعلیم حاصل کی۔ خاکسار نے F.Sc کے بعد جب اپنے طبعی میلان کی وجہ سے آرٹس اور خاص طور پر اردو ادب پڑھنے کا شوق ظاہر کیا تو بے حد حوصلہ افزائی کی۔ چنانچہ میں نے ابی کی ہمت افزائی کی وجہ سے ہی اُردو ادب اور فارسی ادب میں ایم۔ اے کیا اور ایم فل تک تعلیم حاصل کی۔ اور پھر بعد میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔ ایس۔ سی جیوگرافی کی۔ میرے لیکچرار بننے پر بہت خوش تھے اور ہمیشہ خوشی کا اظہار کرتے کہ اللہ نے تمہیں ایک مقدس شعبے میں کام کرنے کی توفیق دی ہے۔

ہم چاروں بھائی بہنوں میں سے خاکسار کو ہمیشہ ان کے ساتھ رہنے کی توفیق ملی۔ اپنی 42 سالہ زندگی کا اکثر حصہ میں نے ابی کے ساتھ گزارا ہے۔ ابی میری کیا سب کی پہچان تھے۔ اپنے شاگردوں، دوستوں اور کولیگز کے شاہ جی تھے۔

اس ہاتھ کا لمس یاد ہے گرم پیشانی پر آخری بوسہ یاد ہے۔ اب ایک خلا ہے جو پُر نہیں ہوتا۔ ایک یاد ہے جو محو نہیں ہوتی ایک رمیدہ خوشبو جس کی مہک باقی ہے۔

مضمون: زبیدہ مصطفیٰ .... انگریزی سے ترجمہ: شریف احمد بانی صاحب

مار ڈالنے کی کھلی چھوٹ...... Licence to Kill

کوئی بھی سالگرہ جائزہ لینے کا ایک موقع ہوتا ہے اور اگر یہ کوئی خوشی کا موقعہ ہو تو تجدید عہد بھی ضروری ہوتا ہے اور پاکستان کا یوم آزادی ہم سب کے لئے ایسا ہی موقع ہے۔ اب پاکستان میں مشکل سے 20 لاکھ لوگ ایسے ہوں گے جنہوں نے پاکستان بنتے دیکھا اور ایسے لوگ جو 1947ء میں اتنے باشعور تھے کہ اپنے اردگرد ہونے والے واقعات کا ادراک رکھتے ہوں۔ شاید اس سے بھی بہت کم ہوں گے۔ جلد ہی یہ لوگ بھی جو اس انتہائی اہم واقعہ کے چشمدید گواہ تھے۔ اس دنیا سے رخصت ہو جائیں گے اور تقسیم ملک کے یہ واقعات صرف تاریخ کی کتابوں میں رہ جائیں گے اور ہماری مسخ شدہ تاریخ کے پس منظر میں آنے والی نسلیں کبھی حقیقت سے باخبر نہ ہوسکیں گی۔ 1947ء میں میں بہت کم عمر تھی اور اس قابل نہیں تھی کہ اس وقت کے سیاسی حالات کو سمجھ سکوں۔ لیکن ایک نوزائیدہ مملکت کے خونی ماحول میں رہنے کا خوف اور احساس مجھے یقیناً تھا۔ لیکن ایسا ماحول ہرگز نہیں تھا۔ جس میں اپنے مخالف سے نفرت کرنا اور اسے تباہ و برباد کرنا ضروری ہو۔ جو قتل عام 1947ء میں ہوا اس کا محرک سیاسی تھا۔ مذہبی ہرگز نہیں تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ قیام پاکستان کے وقت پاکستان کا نظریہ وہ نہیں تھا۔ جو آج ہے۔ مختلف پس منظر اور ماحول کے حامل لوگوں کے درمیان پیار محبت اور ہم آہنگی موجود تھی اور جیسی تنگ نظری آج ہے اس وقت ایسی بات نہ تھی اور ایسے واقعات عام تھے کہ جب مسلمانوں نے مصیبت زدہ ہندو خاندانوں کو پناہ دی یا ہندؤں نے مسلمانوں کو مصیبت سے بچایا ہو۔

قائداعظم محمد علی جناح کی تقاریر سے ہرگز یہ تاثر نہیں ملتا تھا کہ یہاں مسلمانوں کے لئے کوئی مذہبی حکومت ہو گی۔ جس میں غیرمسلموں کی گنجائش نہیں ہوگی۔ یقیناً وہ یہ بات ضرور کہتے تھے کہ مسلمان، ہندؤں سے علیحدہ ایک قوم ہیں۔ لیکن علیحدہ ملک کی بنیاد مذہب پر نہیں تھی۔ بلکہ اس کی وجہ مسلمانوں کا علیحدہ تشخص۔ اسلامی روایات اور اقتصادی حالات تھے اور یہی وجہ ہے کہ جناح کے پاکستان میں غیرمسلموں کو برابر سمجھا جاتا تھا اور انہیں اپنے مذہب پر چلنے کی مکمل آزادی تھی۔ جناح نے کبھی ایسے پاکستان کے بارہ میں سوچا بھی نہ تھا۔ جو صرف مسلمانوں کے لئے یا کسی خاص فرقہ کے لئے بنایا گیا ہو۔ یقیناً وہ اسلامی اصولوں اور اسلامی رواداری اور انصاف کی بات کرتے تھے اور انہوں نے اپنی زندگی انہیں اصولوں کے تحت بسر کی۔ لیکن وہ ایسا سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ کوئی شخص جج بن کر دوسروں کے مذہبی اعتقادات کے بارہ میں فیصلہ کرے۔

اس پس منظر میں جب میں نے قاسم رشید کی کتاب "An untold story of persecution and perseverance" پڑھی تو مجھے سخت کوفت اور ذہنی اذیت ہوئی اور مجھے ایک عظیم نقصان کا احساس ہوا۔ ہم لوگوں نے بچپن میں ایک دوسرے کا احترام، برداشت اور صبر کا جو سبق پڑھا تھا۔ ہم پاکستانی وہ سبق بھول چکے ہیں۔ میرے لئے یہ بات ناقابل تصور ہے کہ ایک شخص دوسرے انسان کو صرف اس لئے قتل کر دے کہ اس کے مذہبی عقائد اس سے مختلف ہیں۔ لیکن جب حکومت ہی مذہبی تعصب اور عدم رواداری پھیلانے میں کردار ادا کر رہی ہو تو آپ کیا کر سکتے ہیں۔ اس خوف اور دہشت کا شکار ہونے والوں میں احمدی سرفہرست ہیں۔

قاسم رشید 31 سالہ پاکستانی امریکن جب پانچ سال کا تھا تو امریکہ چلا گیا تھا وہ اب اپنے وطن پاکستان اس لئے لوٹا ہے کہ اپنے عزیزوں، رشتہ داروں اور اپنی احمدیہ کمیونٹی کے بارہ میں جان سکے۔ اس کی یہ لاجواب کتاب اس انتھک محنت اور محبت کا ثمر ہے۔ جو اسے اپنے قصبہ مونگ، ربوہ اور قادیان لے گئی۔ اس نے اپنے چچا بشیر اور کزن دانیال سے طویل گفتگو کی اور کئی دوسرے لوگوں سے حالات دریافت کئے۔ جو بدقسمتی سے یقیناً خوشگوار نہ تھے۔

اس کے قصبہ مونگ میں اکتوبر 2005ء میں تین دہشت گردوں نے احمدیہ عبادت گاہ میں بڑی بے دردی سے سفاکانہ انداز میں احمدیوں کو قتل کیا۔ رشید نے ماؤں سے ان کے بیٹوں اور پیاروں کے سفاکانہ قتل کی داستانیں سنیں، اس عبادت گاہ کے پیش امام صاحب جو معجزانہ طور پر بچ گئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ میرے آٹھ بھائیوں کو ظالموں نے مار ڈالا اور مزید 20 افراد کو گولی ماردی۔

دیواروں پر گولیوں کے نشانات اور خون آلودہ فرش، قاسم رشید کے لئے دل دہلا دینے والے مناظر تھے۔ وہ یہ سن کر ہکا بکا رہ گیا جب یوسف نے اسے بتلایا کہ قاتل پکڑے نہیں گئے۔ بلکہ پولیس نے انہیں پکڑنے کی کوشش ہی نہیں کی۔

قاسم رشید کو پاکستان میں احمدیوں کے خلاف تعصب، ایذا رسانی، امتیازی سلوک اور ظلم و استبداد کی نئی سے نئی داستانوں کا علم ہوا۔ احمدی ظلم اور تشدد کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ غیر منصفانہ قوانین جو انہیں غیرمسلم قرار دیتے ہیں اور ان سے ان کے مذہبی اور سیاسی حقوق چھین لئے گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے احمدیوں کے لئے حالات بہت زیادہ مشکل بنا دیئے گئے ہیں۔ انہیں اقلیت قرار دے دیا گیا ہے اور سب جانتے ہیں کہ پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق کس طرح پامال کئے جاتے ہیں۔

رشید کو یہ بھی علم ہوا کہ دوسری اقلیتوں کا بھی یہی حال ہے۔ ہندو، شیعہ اور ہزارہ کمیونٹی بھی احمدیوں سے بہتر نہیں ہیں۔ اگرچہ پاکستان نے بنیادی انسانی حقوق کے کنونشن پر دستخط کر رکھے ہیں۔ لیکن پھر بھی آج کے پاکستان میں یہ ظلم ہو رہا ہے۔

احمدیوں کے ساتھ ظلم نے رشید اور اس جیسے بہت سے لوگوں کو یہ احساس دلا دیا ہے کہ وہ لوگ جو صرف مذہبی تعصب کی بنا پر ظلم روا رکھے ہوئے ہیں۔ انہیں کسی قسم کی سرکاری حمایت ضرور حاصل ہے۔ اس کتاب کا مصنف دنیا کو بدلنے کے لئے اپنی آواز بلند کر رہا ہے۔ وہ ان لوگوں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرنا چاہتا ہے جن پر ظلم ہو رہا ہے خواہ وہ عیسائی، ہندو یا بدھ مت کے ماننے والے ہی کیوں نہ ہوں، وہ چاہتا ہے کہ دنیا میں امن ہو، یہ نہایت اعلیٰ مقصد ہے۔

مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

قرآن کریم اور نظریہ گردش زمین

سورۃ النمل آیت 89 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

''اور تو پہاڑوں کو دیکھ کر گمان کرتا ہے کہ وہ اپنی جگہ ٹھہرے ہوئے ہیں۔ حالانکہ وہ بادلوں کی طرح چل رہے ہیں۔ یہ اللہ کی کاریگری قابل دید ہے جس نے ہر چیز کو خوب مضبوط بنایا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ اس سے باخبر ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

''غور کرو یہاں ارشاد فرمایا ہے کہ پہاڑ تمہارے گمان میں ایک جگہ جمے ہوئے نظر آتے ہیں اور وہ بادلوں کی طرح چلے جاتے ہیں۔

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ پہاڑ زمین کے ساتھ حرکت کرتے ہیں اور یہ کیسا عجیب نکتہ ہے۔''

(حقائق الفرقان جلد سوم، ص 304)

حضرت مصلح موعود اس آیت کے حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

''اس میں زمین کے چلنے کا ذکر ہے برخلاف پرانے جغرافیہ نویسوں کے جو سورج کو چلتا بتاتے اور زمین کو ساکن۔'' (تفسیر صغیر)

نظریہ گردش زمین جس کے لئے حضرت انسان صدیوں بھٹکتا رہا بالآخر ایک مسلمان سائنس دان کے ذریعے حل ہوا مگر یورپ، پولینڈ کے ایک سائنس دان کوپرنیکس (COPPERNICUS) کو اس نظریے کا بانی سمجھتا ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ بطلیموس PTOLEMY (168ء-90ء) قدیم یونانی دور کا ایک نامور سائنس دان گزرا ہے۔ بطلیموس نے اپنی زندگی کے کم از کم چوبیس سال مطالعہ افلاک میں خرچ کئے بطلیموس نے علم ہیئت (ASTRONOMY) جو اس کے زمانے تک جمع ہو چکا تھا۔ اپنی تحقیقات کو شامل کر کے ایک ضخیم کتاب المجسطی (ALMAGEST) میں مرتب کیا اور صدیوں تک یہ علم ہیئت کی مستند کتاب شمار کی جاتی رہی اس کا بعض اور سائنس دانوں کی طرح یہ نظریہ تھا کہ زمین ساکن ہے اور سورج سمیت تمام اجرام فلکی اس کے گرد گھوم رہے ہیں بطلیموس ہیئت دان ہونے کے علاوہ ماہر ریاضی دان بھی تھا وہ سکون ومرکزیت زمین کے غلط نظریے کو اپنی ساری عمر ثابت کرتا رہا ادھر عیسائیوں نے اس میں مذہبی رنگ بھرا اور اس نظریے کو ایمان کا جزو قرار دیا۔ چنانچہ کئی سو سال تک یہ نظریہ ایک حقیقت بنا رہا۔ صدیوں تک علم ہیئت کے سائنس دان اس نظریے کے قائل رہے کہ زمین کائنات کا مرکز ہے اور تمام اجرام فلکی اس کے گرد گھومتے ہیں یہاں تک کہ چودھویں صدی میں پولینڈ کے ایک سائنس دان کوپرنیکس (COPPERNICUS) نے اس نظریے کو غلط ثابت کیا (جس کی پیدائش 1473ء کی ہے اور وفات 1543ء کی ہے) کوپرنیکس نے ثابت کیا کہ زمین اور باقی تمام اجرام فلکی سورج کے گرد گردش کر رہے ہیں۔

1642ء میں اٹلی کے گلیلیو (GALILEO) نے جدید دوربین کی ایجاد کے بعد نظریہ گردش زمین کو مزید تقویت دی اور نیوٹن (NEWTON) کے 1727ء میں قوت ثقل (GRAVITATIONAL FORCE) کی دریافت کے بعد یورپ میں سکون ارض کا قائل کوئی نہ رہا۔ گویا کشش ثقل زمین اور سورج کے درمیان عمل پیرا ہوتی ہے اور زمین کو سورج کے گرد ایک خاص مدار پر رکھتی ہے۔ اور یہی قوت چاند کو زمین کے گرد گھماتی ہے اور یہی قوت دیگر سیاروں اور سورج کے درمیان پائی جاتی ہے اور یہ کشش ثقل ہی ہے جو زمین اور دیگر سیاروں کو سورج کے گرد گردش کے دوران اپنے اپنے مدار میں رکھتی ہے یورپ میں جب گردش زمین کا نظریہ پیش کیا گیا تو چرچ کی طرف سے اتنی مخالفت ہوئی کہ اس نظریے کے پرچار کرنے والوں کو قید و بند کی سزائیں دی گئیں اور انہیں زندہ جلانے تک سے دریغ نہ کیا گیا۔

عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ مسلمان ہیئت دانوں پر بطلیموس کی المجسطی کا بہت گہرا اثر تھا گو انہوں نے اس کے تراجم کئے اور اس کی شرحیں لکھیں لیکن نظریہ سکون ارض اور گردش افلاک کو پورے اسلامی دور میں صحیح سمجھا جاتا رہا جو کہ بالبداہت غلط ہے۔

دراصل اسلامی دور میں کوپرنیکس سے چھ سو سال پہلے مسلمسائنس دان گزرا ہے ابوسعید احمد بن محمد بن عبدالجلیل سجستانی (951ء - 1024ء)۔ اس نے گردش زمین کے نظریے کو نہ صرف بالصراحت بیان کیا بلکہ کرۂ ارض کی حرکت کو تسلیم کر کے ہیئت کے مسائل کا استخراج کیا۔

(بحوالہ مسلم نامور سائنس دان مصنف پروفیسر حمید عسکری صاحب، ص 445)

مسلمان سائنس دان کا نظریہ قرآن کریم کے عین مطابق ہے لیکن تاریخ نے اس کا نام فراموش کر دیا ہے۔

تحریر: مکرم محمد احمد صاحب
مترجم: مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

پاکستان کے ایٹمی پروگرام کی بنیاد اور اٹھان میں

ڈاکٹر عبدالسلام کی مساعی کا خصوصی تذکرہ

صاحب علم مضمون نگار جناب محمد احمد کا ایک مضمون بعنوان ''UNMOURNED IN HIS OWN COUNTRY'' انگریزی اخبار ''دی نیوز'' کی 21 نومبر 2012ء کی اشاعت میں شامل ہے۔ اس مضمون میں بجا طور پر اس بات پر دکھ کا اظہار کیا گیا ہے کہ عظیم پاکستانی سپوت ڈاکٹر عبدالسلام کی وطن عزیز کے لئے بے لوث اور بے بہا خدمات کا پاکستان میں اعتراف نہیں کیا جاتا۔ قابل مضمون نگار نے اپنے حقیقت افروز مضمون میں ڈاکٹر عبدالسلام کی وطن عزیز کے ایٹمی پروگرام کی ابتدا اور بتدریج ترقی کے سلسلے میں بنیادی اور نتیجہ خیز کوششوں اور عملی اقدامات کا کھل کر تذکرہ کیا ہے۔ مضمون نگار کے دلی شکریہ کے ساتھ اس قیمتی اور معلومات افزا مضمون کا مکمل ترجمہ نذر قارئین ہے۔

آج (تاریخ مضمون 21 نومبر 2012ء مترجم) پاکستان کے ایک قابل ترین سپوت ڈاکٹر عبدالسلام کا یوم وفات ہے (تاریخ وفات 21 نومبر 1996ء مترجم) ہر چند کہ ان کی کامیابیوں اور خدمتوں کا تذکرہ اور چرچا دنیا بھر میں کیا جاتا ہے لیکن بدقسمتی سے ان کا اپنے ملک میں اعتراف نہیں کیا جاتا جہاں پر ان کو ان کے پیدائشی عقیدہ کی وجہ سے غیر بنا دیا گیا ہے۔

عبدالسلام کی کامیاب زندگی

عبدالسلام 29 جنوری 1926ء کو ایک محنت کش پنجابی خاندان میں پیدا ہوئے۔ ترقی کرتے کرتے انہیں دنیا کے لائق ترین دماغ رکھنے والے کے طور پر شہرت حاصل ہوگئی۔ GRAND UNIFIED THEORY کے سلسلہ میں عظیم مساعی کی وجہ سے وہ نظری طبیعات کے درجہ اول کے نامور سائنسدان بن گئے۔

پروفیسر سلام ان تین سائنسدانوں میں سے ایک تھے جنہوں نے بنیادی ذرات کے درمیان مشترکہ کمزور اور برق مقناطیسی قوتوں کے باہمی عمل کے نظریہ کے لئے نمایاں کام کی وجہ سے 1979ء کا طبیعات کا نوبیل پرائز حاصل کیا۔

دنیا بھر سے شہرت سمیٹی

اکتیس سال کی عمر میں وہ لندن کے شہرۂ آفاق امپیریل کالج کے نظری طبیعات کے سب سے کم عمر پروفیسر بن گئے۔ 1996ء میں اپنی وفات تک انہوں نے دنیا بھر کی یونیورسٹیوں سے ڈاکٹریٹ کی بیالیس اعزازی ڈگریاں حاصل کی تھیں۔

جب ان کے ملک کو ان کی ضرورت پڑی تو وہ صدر پاکستان کے (سائنسی) مشیر کی خدمات انجام دینے کے لئے مغرب سے واپس چلے آئے۔ انہوں نے سائنسدانوں کو (اعلیٰ استعداد کی خاطر) بیرون ملک بھیج کر پاکستان میں ریسرچ اور ترقی کے کام کو وسیع کیا۔ 1961ء میں ڈاکٹر عبدالسلام نے صدر پاکستان سے ملاقات کر کے پاکستان کی اپنی قومی خلائی ایجنسی قائم کرنے کی تجویز پیش کی۔

خلائی ایجنسی سپارکو کا قیام

اُسی سال (1961ء) 16 ستمبر کو سپارکو (خلا اور بالائی فضا کی تحقیقی کمیٹی) کا قیام عمل میں آ گیا اور ڈاکٹر عبدالسلام اس کے پہلے ڈائریکٹر مقرر ہوئے اگلے ماہ انہوں نے پاکستان۔ امریکہ خلائی تعاون کے معاہدہ پر دستخط کرنے کے لئے امریکہ کا دورہ کیا۔

سپارکو کے قیام کے دو ماہ بعد پاکستان نے بلوچستان میں خلائی پروگرام کی سہولت کے لئے بنیادی ڈھانچے کی تعمیر شروع کر دی اور ڈاکٹر عبدالسلام کو فلائٹ ٹیسٹ رینج کا ٹیکنیکل ڈائریکٹر مقرر کیا گیا۔

ایٹمی میدان میں بنیادی کردار

ڈاکٹر سلام نے پاکستان کے ایٹمی شعبے کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے سوئٹزرلینڈ سے ایٹمی ماہر طبیعات اشفاق احمد کو وطن واپس بلایا اور انہیں نیوکلیئر فزکس ڈویژن کا سربراہ بنا دیا گیا۔ پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے سب سے اول (ٹیکنیکل) ممبر کی حیثیت سے انہوں نے ملک بھر میں ریسرچ لیبارٹریز قائم کیں۔

کینیڈا اور پاکستان میں ایٹمی توانائی کا معاہدہ

ڈاکٹر عبدالسلام کی کوششوں کے نتیجہ میں کینیڈا اور پاکستان نے 1965ء میں ایٹمی توانائی تعاون کے معاہدہ پر دستخط کے لئے جبکہ امریکہ نے پاکستان کو ایک چھوٹا ریسرچ ری ایکٹر مہیا کیا۔ 1965ء میں پروفیسر عبدالسلام کی کاوش اور ترغیب کے نتیجہ میں پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف نیوکلیئر سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (PINSTECH) کا قیام عمل میں آیا۔

پاکستان کو اپنے نیوکلیئر پروگرام پر بجا طور پر خوشی اور فخر ہے جس کی تعمیر اور ترقی میں ڈاکٹر عبدالسلام نے نہایت ہی اہم کردار ادا کیا۔ 1960ء کی دہائی میں وہ تقریباً پانچ صد پاکستانی سائنسدانوں اور انجینئروں کو (اعلیٰ تعمیر و استعداد کے لئے۔مترجم) بیرونی ممالک میں بھیجنے کا ذریعہ بنے جو (کامیاب تعلیم و تربیت کے بعد۔ مترجم) آنے والے دنوں میں وطن عزیز کے ایٹمی پروگرام کی ریڑھ کی ہڈی ثابت ہوئے۔

1972ء کی سنگ میل ملتان کانفرنس

وہ 1972ء میں سائنسدانوں اور انجینئروں کے ملتان میں منعقد ہونے والے اجلاس میں موجود تھے جو پاکستان کے DETERRENCE PROGRAMME (بیرونی جارحیت کے مقابل پر روک۔مترجم) کی منظّم تیاری اور ترقی کے لئے بلایا گیا تھا۔ بھٹو نے شروع میں ڈاکٹر عبدالسلام کی سربراہی میں سائنسدانوں اور انجینئروں کا ایک گروپ تشکیل دیا تاکہ وہ اس ہدف (ایٹمی ڈیٹرنس) کے حصول کے لئے کام کریں۔

دسمبر 1972ء میں ڈاکٹر عبدالسلام نے پاکستان اٹامک انرجی کمیشن میں تھیوریٹیکل فزکس گروپ (TPG) قائم کیا۔ اس سلسلہ میں انہوں نے ICTP (بین الاقوامی مرکز برائے نظریاتی طبیعات۔ٹریسٹے۔اٹلی) میں کام کرنے والے دو تھیوریٹیکل ماہرین طبیعات کو طلب کیا۔ ڈاکٹر عبدالسلام نے MPG (ریاضی،فزکس گروپ) بھی قائم کیا تاکہ وہ TPG کے ساتھ مل کر ریاضی سے متعلق کام کرے جس کا تعلق (ایٹم کے مرکزی حصے کو توڑنے سے متعلق NUCLEAR FISSION THEORY سے بنتا ہے۔

حب الوطنی پر مثالی عمل

1974ء میں جب پارلیمنٹ نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا تو ڈاکٹر عبدالسلام ملک سے چلے گئے لیکن اس کے باوجود انہوں نے PAEC کی نظری طبیعات کی ڈویژن سے کام کرنے کا گہرا (CLOSE WORKING RELATIONS) تعلق قائم رکھا۔ متعلقہ عہدیداران ان کو ان اعداد و شمار کی نوعیت سے برابر آگاہ رکھتے تھے۔ جن کی مجوزہ ایٹمی بم کی (مرحلہ) تکمیل اور کارکردگی جانچنے کی ضرورت پڑتی تھی۔

انہوں نے بذات خود بہت سی تقرریوں کی منظوری دی اور بہت بڑی تعداد میں پاکستانی سائنسدانوں کو ICTP (ڈاکٹر عبدالسلام کا قائم کردہ اعلیٰ معیار کا شہرۂ آفاق سائنسی ادارہ جس میں لائق سائنسدانوں کے لئے اعلیٰ تر تعلیم و تربیت کا انتظام موجود ہے۔مترجم) اور نیوکلیائی ریسرچ کو یورپین تنظیم (CERN جنیوا) میں بھجوایا۔ وہ ان سائنسدانوں کے ساتھ ریسرچ میں مصروف عمل رہتے۔

ملک نے بدلے میں کیا دیا؟

لیکن اس ملک نے بدلے میں اس عظیم انسان کو کیا دیا؟ یہ سوال ہے جسے بہتر ہے کہ بغیر جواب کے رہنے دیا جائے۔

پاکستان نے ڈاکٹر عبدالسلام کے اعزاز میں فقط ایک ٹکٹ جاری کیا لیکن یہ تو افریقی ملک بینن (BENIN) نے بھی کیا تھا۔ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور میں ریاضی کے شعبہ کے علاوہ اور کوئی شعبہ یا تنظیم نہیں ہے نہ ہی کوئی بلڈنگ اور نہ ہی کوئی اور قابل ذکر نشانی جس کا نام وطن عزیز کے اس عظیم ترین سائنسدان کے نام پر رکھا گیا ہو۔

اس دوران ICTP (بین الاقوامی مرکز برائے نظری طبیعات۔اٹلی) جسے انہوں نے 1964ء میں قائم کیا تھا کو ''عبدالسلام بین الاقوامی مرکز برائے نظری سائنس'' کے نام سے موسوم کر دیا گیا ہے۔

جنرل ضیاء الحق کی بے انصافی

1986ء میں جب ڈاکٹر عبدالسلام نے UNESO کے ڈائریکٹر جنرل بننے کی خواہش کا اظہار کیا تو جنرل ضیاء الحق نے ان کا نام پیش کرنے سے انکار کر دیا اور ان کی جگہ صاحبزادہ یعقوب علی خان کا نام دے دیا۔

صاف ظاہر ہے ممتاز سائنسدان اور سابق جرنیل اور سفارتکار کے درمیان کیا مقابلہ تھا؟ ڈاکٹر عبدالسلام کی مادر وطن (پاکستان) کے مقابل پر برطانیہ اور اٹلی نے ان کی حمائت کرنے کی پیشکش کی لیکن ڈاکٹر عبدالسلام نے ان کی شرائط کے سبب ان کی پیشکش کو مسترد کر دیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ پاکستان کا امیدوار (صاحبزادہ جنرل یعقوب خان) بہت بڑے فرق سے ہار گیا۔

ڈاکٹر عبدالسلام نے اقوام متحدہ کی سائنس اور ٹیکنالوجی سے متعلق متعدد کمیٹیوں کے عہدیدار کے طور پر خدمات انجام دیں۔ انہوں نے تھرڈ ورلڈ اکیڈمی آف سائنس (TWAS) کی بنیاد رکھی اور وہ ایسے بے شمار بین الاقوامی مراکز کے روحِ رواں تھے جو سائنس کی ترقی اور فروغ کے لئے مصروف عمل ہیں۔

ہگز بوسان پر زبردست کام

ہگز بوسان جس کی ڈاکٹر عبدالسلام نے پیشگوئی کی تھی اور اس پر کام کو آگے بڑھایا تھا اب سرن (CERN)۔جنیوا) کے تحقیقی مرکز میں ہے۔ سرن میں دنیا کی سب سے بڑی پارٹیکل فزکس لیبارٹری ہے۔ سرن نے کائنات کی تخلیق سے متعلق بنیادی جوابات کی تلاش میں تاریخ کا سب سے بڑا تجربہ کیا ہے اور وہاں (سرن میں) ڈاکٹر عبدالسلام کے اعزاز میں ایک سڑک کا نام ان کے نام پر رکھا گیا ہے۔

وطن کی مٹی گواہ رہنا

ڈاکٹر عبدالسلام آکسفرڈ (برطانیہ) میں 21 نومبر (1996ء) کو وفات پا گئے اور پاکستان میں دفن ہوئے۔ لیکن عدم رواداری کے (بے جا) جذبات کو کم کرنے کے لئے ایک مقامی مجسٹریٹ نے ان کے لوح مزار کی تحریر میں تبدیلی کر دی۔

کیا ہم اس سلوک کی وجہ سے جو ہم نے وطن عزیز کے ایک عظیم ترین سپوت کے ساتھ روا رکھا اپنے آپ کو معاف کر سکتے ہیں؟

کچھ تلافی کے طور پر

کچھ ادھار چکانے کے لئے بعض اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک دو اداروں کو ان کا نام دینا ایک اچھا ابتدائی قدم ہوگا۔ مزید برآں اس عظیم پاکستانی سپوت کی خدمات کے متعلق معلومات ہماری نصابی کتب میں لازماً شامل ہونی چاہئیں۔ یہ چند چھوٹی سی تبدیلیاں ہیں جن کو بروئے عمل لانا آسان ہے لیکن یہ تبدیلیاں محفوظ اور مؤثر پیغام کی حاصل ہوں گی۔

(ترجمہ مضمون مطبوعہ ''دی نیوز'' 21 نومبر 2012ء)

بے شک ڈاکٹر عبدالسلام کی انتھک ہمت اور بے لوث جذبۂ خدمت اور اپنے ملک سے غیر متزلزل محبت اس شعر کی یاد دلاتے ہیں۔

تیشے بغیر عزم و ہنر کے کمال سے
ہم نے پہاڑ کاٹ کے رستے بنا دیئے

عیادت مریض

رسول کریمؐ نے ایک دفعہ ایک حدیث قدسی بیان فرمائی جس سے خلقِ خدا سے ہمدردی کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ فرمایا ''اللہ قیامت کے دن فرمائے گا اے ابن آدم! میں بیمار تھا تو نے میری عیادت نہ کی۔ وہ کہے گا اے میرے رب میں کیسے تیری عیادت کرتا تُو تو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ اللہ فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا اور تو نے اس کی عیادت نہ کی۔ کیا تجھے خبر نہیں کہ اگر تم اس کی عیادت کرتے تو مجھے اس کے پاس موجود پاتے۔ اے ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا مانگا مگر تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ وہ کہے گا اے میرے ربّ میں کیسے آپ کو کھانا کھلاتا اور تُو تو ربّ العالمین ہے اللہ فرمائے گا کیا تجھے پتہ نہیں کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو اللہ کو وہاں موجود پاتا۔ اے ابن آدم میں نے تجھ سے پانی مانگا تو نے مجھے پانی نہ دیا۔ بندہ کہے گا میں تجھے کیسے پانی پلاتا حالانکہ تو ربّ العالمین ہے۔ اللہ فرمائے گا تجھ سے میرے ایک بندے نے پانی مانگا تھا تو نے اسے پانی نہ پلایا۔ اگر تو اسے پانی پلاتا تو اللہ کو وہاں موجود پاتا۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ والآداب باب 13)

رسول کریم ﷺ اپنے بیمار صحابہ کی خود عیادت فرماتے تھے اور ان کے لئے دعا کے علاوہ بسا اوقات مناسب دوا بھی تجویز فرماتے تھے۔

(ابن ماجہ کتاب الطب باب 2)

آپؐ فرماتے تھے کہ ہر بیماری کی دوا ہوتی ہے۔ آپؐ بعض بیماریوں کا علاج روحانی دعا وغیرہ سے فرماتے تھے۔ ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضورؐ نے ظہر کی نماز پڑھائی اور میری طرف توجہ فرمائی تو فرمایا کہ کیا تمہارے پیٹ میں درد ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا نماز پڑھو۔ اس میں شفاء ہے۔ (ابن ماجہ کتاب الطب باب 10)

اسی طرح رسول کریمؐ دم اور دعا سے بھی علاج فرماتے تھے۔ اپنی بیماری کے دنوں میں قرآن کی آخری دو سورتیں (معوّذتین) پڑھتے تھے۔ اس طرح فاتحہ کی دعا سے بھی بسا اوقات علاج فرمایا۔

(بخاری کتاب الطب باب 31، باب 32)

رسول کریم ﷺ خدمت خلق کے کاموں میں اپنے اصحاب کا جائزہ لیتے رہتے تھے تاکہ اُن میں یہ جذبہ بڑھے۔ ایک روز آپؐ نے صحابہ سے پوچھا آج تم میں سے کسی نے روزہ رکھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا آج تم میں سے مریض کی عیادت کس نے کی؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا جی۔ آپؐ نے فرمایا اپنے مسلمان بھائی کے جنازہ میں کسی نے شرکت کی؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ مجھے توفیق ملی۔ رسول کریمؐ نے پوچھا آج مسکین کو کھانا کس نے کھلایا۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا انہیں یہ سعادت بھی ملی۔ رسول کریمؐ نے فرمایا ''یہ سب باتیں جس نے ایک دن میں جمع کر لیں وہ جنت میں داخل ہوا''۔

(مسلم کتاب فضائل الصحابۃ باب 1)

بقیہ از صفحہ 8 پروگرام ایم ٹی اے

11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:10 am	الترتیل
11:40 am	جلسہ سالانہ جرمنی
12:45 pm	ریئل ٹاک
1:50 pm	سوال و جواب 20 مئی 1995ء
2:50 pm	انڈونیشین سروس
3:55 pm	سواحیلی سروس
4:55 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	الترتیل
5:55 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 دسمبر 2007ء
7:05 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	دینی و فقہی مسائل
8:40 pm	مشاعرہ
9:40 pm	فیتھ میٹرز
10:35 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	جلسہ سالانہ جرمنی

26 ستمبر 2013ء

12:20 am	ریئل ٹاک
1:25 am	دینی و فقہی مسائل
2:00 am	جماعت احمدیہ کا تعارف
2:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 دسمبر 2007ء
3:55 am	انتخاب سخن
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:45 am	الترتیل
6:15 am	جلسہ سالانہ جرمنی
7:20 am	دینی و فقہی مسائل
7:55 am	مشاعرہ
9:00 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:50 am	جلسہ سالانہ امریکہ 30 جون 2012ء
1:00 pm	(سچائی کا نور)
2:00 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	پشتو مذاکرہ
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
5:55 pm	خطبہ جمعہ 20 ستمبر 2013ء
7:00 pm	Shotter Shondhane Live
9:00 pm	Maseer-E-Shahindgan
9:40 pm	ترجمۃ القرآن 25 نومبر 1996ء
10:45 pm	یسرنا القرآن
11:05 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	جلسہ سالانہ یو ایس اے

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ٹینس ٹیپ بال سیون سائیڈ کرکٹ ٹورنامنٹ

(مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

❁ خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کو حلقہ دارالعلوم وسطی اور دارالعلوم غربی صادق کے تعاون سے آل ربوہ ٹینس ٹیپ بال سیون سائیڈ کرکٹ ٹورنامنٹ منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ صدقہ اور دعا کے ساتھ ٹورنامنٹ کا آغاز کیا گیا۔ٹورنامنٹ میں ربوہ بھر سے 99 ٹیموں نے شرکت کی جو کہ ناک آؤٹ سسٹم کے تحت کروایا گیا۔ٹورنامنٹ میں فائنل سمیت کل 102 میچز کھیلے گئے۔ٹورنامنٹ کا فائنل میچ مورخہ 11 ستمبر 2013ء کو دارالرحمت وسطی ٹیم B اور دارالعلوم شرقی نور کی ٹیموں کے مابین کھیلا گیا۔ جسے ایک دلچسپ مقابلے کے بعد دارالعلوم شرقی نور کی ٹیم نے جیت لیا۔میچ کے بعد ٹورنامنٹ کی اختتامی تقریب ہوئی جس کے مہمان خصوصی مکرم عدیل احمد گوندل صاحب مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تھے۔تلاوت و نظم کے بعد مکرم طاہر احمد صاحب ناظم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ نے رپورٹ پیش کی اور مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے اور دعا کروائی۔

درخواست دعا

❁ مکرم ہود احمد ایوب صاحب ٹیچر نصرت جہاں کالج ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بہنوئی مکرم رضوان رشید چوہدری صاحب کینیڈا کا ایک پیچیدہ آپریشن مورخہ 9 ستمبر 2013ء کو ہوا ہے۔ آپریشن کامیاب ہوا ہے۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کے بعد کے مراحل سے اور پیچیدگیوں سے اور ہر قسم کی تکالیف سے محفوظ رکھے اور شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

❁ مکرم محمد طاہر اقبال سیلونی صاحب دارالنصر غربی منعم ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ صادقہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم محمد حنیف مجاہد سیلونی صاحب مرحوم کئی دن سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں کوئی چیز ہضم نہیں ہو رہی بلڈ پریشر بھی بہت زیادہ ہے۔ کنٹرول نہیں ہو رہا۔ ہارٹ کی بھی تکلیف ہے جس کی وجہ سے کمزوری بہت زیادہ ہوگئی ہے۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ والدہ محترمہ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا کرے، ہر تکلیف کو دور فرمائے اور صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم تنویر الدین صابر صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم لعل دین صاحب صدیقی سابق کارکن تعلیم الاسلام کالج ربوہ و نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ مثانے میں کینسر کی موذی مرض میں چھ ماہ مبتلا رہنے کے بعد مورخہ 8 ستمبر 2013ء کو 83 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کی نماز جنازہ اسی دن بعد نماز مغرب مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی سابق صدر محلّہ دارالنصر غربی نے پڑھائی۔ آپ موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا بھی محترم مولوی صاحب نے ہی کروائی۔ آپ نے 4 خلفاء سلسلہ کے دور دیکھے۔ دس سال حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی بطور خانساماں خدمت کی۔ مرحوم خدا کے فضل سے پنجوقتہ نمازی، تہجد گزار اور ہر ایک کے دکھ سکھ میں شریک ہونے والے ہنس مکھ مخلص احمدی انسان تھے۔ آپ ہر سال رمضان المبارک میں تقریباً دس سے پندرہ دفعہ قرآن مجید کا دور مکمل کیا کرتے تھے۔ آپ نے بیوہ کے علاوہ پسماندگان میں چار بیٹے مکرم ناصر الدین خالد صاحب، مکرم ظہیر الدین بابر صاحب، خاکسار، مکرم نصیر الدین ہمایوں صاحب، تین بیٹیاں مکرمہ ثمینہ بشارت صاحبہ، مکرمہ راشدہ رفیق صاحبہ، مکرمہ طاہرہ ندیم صاحبہ اور 50 کے قریب پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے
احمد ڈینٹل سرجری فیصل آباد
صبح 9 بجے تا 1 بجے گورونانک پورہ: 041-2614838
شام 5 بجے تا 9 بجے ستیانہ روڈ: 041-8549093
ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب ڈینٹل سرجن
بی ایس سی۔ بی ڈی ایس (پنجاب) 0300-9666540

بقیہ از صفحہ 2 خطبات امام وقت

اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو کیا تم اسے بہتان تراشی کرتے ہوئے اور کھلے کھلے گناہ کا ارتکاب کرتے ہوئے لو گے اور تم کیسے وہ لے لو گے جب کے تم ایک دوسرے سے مل چکے ہو اور وہ تم سے وفا کا پختہ عہد لے چکی ہیں۔'' (النساء: 21,22) ہمارے ہاں خلع طلاق کے مسائل میں اگر اس حکم پر عمل کی کوشش ہو تو جھگڑے جو قضاء میں لمبا عرصہ چلتے چلے جاتے ہیں وہ نہ ہوں۔

س: معاہدہ نکاح کو نبھانے کے حوالے سے حضور انور نے میاں بیوی کو کیا ہدایت فرمائی؟

ج: فرمایا! مرد اور عورت کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ شادی ایک معاہدہ ہے اس کو نبھانے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے اور اگر کہیں بدقسمتی سے اس معاہدے کو ختم بھی کرنا ہے تو پھر...... بھی بعض باتوں کا خیال رکھنا چاہئے اور ایک دوسرے کے راز رکھنے چاہئیں۔

س: امانتوں اور عہدوں کا خیال رکھنے کے حوالے سے حضور انور نے حضرت مسیح موعود کا کون سا اقتباس پیش فرمایا؟

ج: فرمایا ''وہ مومن جو...... اپنی امانتوں اور عہدوں میں دور دور کا خیال رکھ لیتے ہیں اور ہمیشہ اپنی امانتوں اور عہدوں کی پڑتال کرتے رہتے ہیں اور تقویٰ کی دوربین سے اس کی اندرونی کیفیت کو دیکھتے رہتے ہیں تا ایسا نہ ہو کہ در پردہ ان کی امانتوں اور عہدوں میں کچھ فتور ہو۔

س: انسان کی روحانی خوبصورتی کے حوالے سے حضور انور نے حضرت مسیح موعود کا کون سا ارشاد پیش فرمایا؟

ج: فرمایا'' انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔

س: حضور انور نے اس خطبہ کے آخر میں رمضان کے حوالے سے کیا دعا فرمائی؟

ج: اللہ کرے کہ یہ رمضان ہمیں بے شمار برکات کا حامل بنا کر جائے اور قرآن کریم میں دئے گئے خدا تعالیٰ کے جو احکامات ہیں ان کا پہلے سے بڑھ کر ہم میں ادراک پیدا ہو۔

☆......☆......☆

عطیہ خون خدمت خلق ہے

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

23 ستمبر 2013ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:45 am	فوڈ فار تھاٹ
2:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 ستمبر 2013ء
4:00 am	سوال وجواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:40 am	یسرنا القرآن
6:10 am	گلشن وقف نو
7:15 am	فوڈ فار تھاٹ
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 ستمبر 2013ء
8:55 am	ریئل ٹاک
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس
11:30 am	الترتیل
11:55 am	بیت امان کا افتتاح
1:05 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:40 pm	حسن بیان
2:10 pm	فرنچ پروگرام 31 جنوری 1999ء
3:10 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 جولائی 2013ء (انڈونیشین ترجمہ)
4:15 pm	تامل سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 نومبر 2007ء
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:40 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
9:00 pm	راہ ہدیٰ
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	بیت امن کا افتتاح

24 ستمبر 2013ء

12:35 am	ریئل ٹاک
1:35 am	راہ ہدیٰ
2:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 نومبر 2007ء
4:10 am	تامل سروس
4:45 am	سیرت حضرت مسیح موعود
5:05 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	الترتیل
6:00 am	بیت امن کا افتتاح
7:10 am	کڈز ٹائم
7:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 نومبر 2007ء
8:45 am	تامل سروس
9:20 am	حسن بیان
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 27 جولائی 2008ء
1:00 pm	ہمارے پرندے
1:30 pm	سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے وینکوور کینیڈا
2:00 pm	سوال وجواب 27 نومبر 2007ء
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 ستمبر 2013ء (سندھی ترجمہ)
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	سپینش سروس
8:45 pm	غزوات النبیؐ
9:35 pm	نور مصطفویؐ
9:50 pm	سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
10:15 pm	علم الابدان
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	جلسہ سالانہ یوکے

25 ستمبر 2013ء

12:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 ستمبر 2013ء
1:30 am	غزوات النبیؐ
2:20 am	نور مصطفویؐ
2:35 am	ہمارے پرندے
3:05 am	سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
3:30 am	علم الابدان
4:00 am	سوال وجواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:25 am	خطاب حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ
7:25 am	نور مصطفویؐ
7:45 am	ہمارے پرندے
8:15 am	غزوات النبیؐ
9:05 am	سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
9:30 am	علم الابدان
9:55 am	لقاء مع العرب

باقی صفحہ 7 پر

خبریں

ملازمین کا برطرفی کے خلاف انوکھا احتجاج

یونان میں سرکاری ملازمین نے حکومت کی جانب سے برطرفی کے خلاف گانے گا کر انوکھا احتجاج کیا۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق یونانی حکومت کی جانب سے قرضوں کی مد میں عالمی اداروں کی شرائط پر عملدرآمد کرتے ہوئے 7 لاکھ سرکاری ملازمین کو برطرف کرنے کا بل پاس کرنے کا امکان ہے جس کے خلاف سرکاری ملازمین سراپا احتجاج ہیں، ملازمین نے ایتھنز کے سینٹگما سکوائر میں گانے گا کر حکومت کے اس اقدام کی مذمت کی۔

(روزنامہ دنیا 17 جولائی 2013ء)

ورزش مسلسل کریں جدید طبی تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ جو لوگ کچھ دن وقفہ کے بعد فوری طور پر سخت ورزش شروع کرتے ہیں۔ ان کے گردے اور پٹھے متاثر ہونے کے خدشات بڑھ جاتے ہیں۔ مانچسٹر کے نیو رومسکولر اور نیورو میٹابولک کلینک کے ڈائریکٹر ڈاکٹر مارک نارنو پولسکی نے تحقیق کی ہے کہ ایسے افراد جو وقفہ کے بعد سخت ورزش کرتے ہیں۔ وہ ڈی ہائیڈریشن کا شکار ہوتے ہیں۔ ایسی حالت میں ایک کیمیکل انسانی خون میں شامل ہوجاتا ہے۔ جو گردوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔ ڈاکٹر مارک کے مطابق جن لوگوں کے پٹھے دو یا تین دن میں نارمل نہ ہوں اور ان کا رنگ دوران ورزش سرخ یا براؤن ہوجائے تو انہیں فوری طور پر ڈاکٹر سے رجوع کرکے فوری طبی امداد لینی چاہئے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 14 ستمبر

طلوع فجر	4:29
طلوع آفتاب	5:49
زوال آفتاب	12:04
غروب آفتاب	6:19

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

14 ستمبر 2013ء

12:20 am	دینی وفقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 ستمبر 2013ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
11:55 am	جلسہ سالانہ یوکے 2008ء
1:45 pm	سوال وجواب 20 مئی 1995ء
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
11:30 pm	خطاب حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ یوکے

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

Got.Lic# ID.541 IATA
خوشخبری
Daewoo کی ٹکٹیں بھی مل سکتی ہیں
ملکی وغیر ملکی ٹکٹ۔ ریکنفرمیشن۔ انشورنس
ہوٹل بکنگ کی بارعایت سروس کے لئے
Sabina Travels
Consultant
Yadgar Road Rabwah
047-6211211,6215211
0334-6389399

FR-10

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
لاہور، اسلام آباد، ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی وکمرشل
زمین خرید وفروخت کی باعتماد ایجنسی 0333-9795338
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر 6212764
گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

گرمیوں کی گرم ہواؤں میں، آجائیں سیل کی گھٹاؤں میں
سیل۔سیل۔سیل
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ +92-47-6212310
www.sahibjee.com